(مقالہ)

نظیر اکبر آبادی کی ہندوستانی شاعری

:← نظیر اکبر آبادی کی شاعری کا بیشتر حصہ قومی شاعری کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اردو شاعری کو درباروں کی دم گھٹا دینے والی فضا سے نکال کر عوامی زندگی کے وسیع و کشادہ میدان میں کھڑا کیا۔ متوسط یا اعلیٰ طبقہ کے بجائے اسے نچلے طبقے کا ترجمان بنایا۔ اور اسی طبقے کی تہذیب، معاشرت، معیشت، رہن سہن کے طور طریقے اور کردار و اخلاق کی عکاسی نے اردو شاعری کو ہندوستان کے حقیقی تہذیبی سرمایہ سے بہت قریب کر دیا۔ نظیر کا کلام اپنے دور کی تہذیبی تاریخ ہے۔ اس آئینہ میں ہم صاف صاف اس وقت کے ہندوستان کی تہذیب و تمدن، عوام و خواص کی دلچسپیاں، مذہبی عقیدے، اور کھیل تماشے کو دیکھ سکتے ہیں۔ نظیر انسان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ خاص کر کے ان انسانوں سے جو ان کے گرد و پیش چلنے پھرنے والے، ہولی میں گانے بجانے والے، رنگ کھیلنے والے، دیوالی میں دیپک جلانے والے، محرم میں ڈھول تاشا بجانے والے۔ اُن شاعری خالص ہندوستانی فضاء میں سانس لیتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ وہ مذہبی تعصب اور فرقہ وارانہ جھگڑوں سے بالکل پاک و صاف ہیں۔

بقول ساحل ~~[illegible]~~ مانک لوری ـــــ "وہ اب اسی دور کے ایک ایسے شاعر کا ذکر مقصود ہے جس نے اردو شاعری کے دھارے کو پورے طور پر گنگا جمنی دھارے میں تبدیل کر دیا۔ میری مراد نظیر اکبر آبادی سے ہے۔ جن کی شخصیت ان سبھوں میں منفرد تھی۔ انہوں نے موجودہ شعری روایات سے ہٹ کر اپنے لیے جو راستہ چنا وہ سب سے الگ، انوکھا اور نیا تھا۔ شاید اس لیے وہ سب میں الگ اور منفرد دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی گرو نانک، ہولی، دیوالی، راکھی، بانسری بجیا وغیرہ ایسی نظمیں ہیں جن میں ہندوستانی تہذیب کی اعلیٰ درجے کی نمائندگی کی گئی ہے۔ اور ایسی میل اور جس کے مطالعے سے قدیم ہندو سماج، جو ماحول و معاشرہ و ملا ۔ کی تصویریں آنکھوں کے سامنے متحرک نظر آتی ہیں ـــــ"

نظیر دسہرہ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں

ہے دسہرہ میں بھی یوں تو فرحت و زینت نظیر ــــ
پر دیوالی بھی عجب پاکیزہ تر تہوار ہے ــــ

کرشن جی کے بچپن پر نظیر کہتے ہیں

یہ لیلا ہے اس نند للن من موہن جسمت چھیا کی
رکھو دھیان سنو ڈنڈوت کرو جے بولو کرشن کنہیا کی

ایسا تھا بانسری کے بجیا کا بال پن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بال پن

یہ سچ ہے کہ نظیر کی اس طرز شاعری کا اثر بہت دور تک گیا۔ خاص کر کے غدر کے بعد اردو شاعری نے جو جنم لیا اور نظم نگاری کی جو تحریک چلی اس میں کہیں شعوری طور پر نظیر کا اثر برابر کام کرتا رہا بعد میں آنے والے شاعروں نے اس مشترکہ تہذیبی سرمایہ کو خوب سے خوب تر شکل میں آگے بڑھایا۔ حالانکہ حالی اور آزاد جدید نظم کے معمار ہیں لیکن انہوں نے بھی نظیر سے اثر قبول کیا ہے۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ نظیر کے یہاں خالص ہندوستانی شاعری کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔ اور ہندوستانی شاعروں کے بیچ نظیر کی ہستی آسمان میں ایک تنہا ستارے کی طرح درخشاں اور تابندہ نظر آتی ہے

Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr Shahla Bano

Dept of Urdu

Course:-BA part 3 (Hons) paper 8th (2019-20)

Topic :- Moquala Nazeer Akbar Abadi

Scanned with CamSca